مہر کی کم سے کم مقدار سے بھی کم مہر مقرر کیا تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Nor_13623 تاریخ: 29-11-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر نکاح میں دس درہم سے کم حق مہر مقرر کیا جائے، تو کیا اس صورت میں وہ نکاح منعقد ہو جائے گا؟ نیز حق مہر کتنا ادا کرنا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم یعنی دو تولے ساڑھے سات ماشے (30.618 گرام) چاندی ہے، اس سے کم مہر مقرر کرنے کی صورت میں بھی دس درہم مہر ہی واجب ہو گا، مثلاً مہر کی کم از کم مقدار روپے میں 10,000 تھی، لیکن فریقین نے 5,000 حق مہر مقرر کیا، تو اس صورت میں 10,000 حق مہر ادا کرنا مرد پر لازم ہو گا۔ البتہ شرعی مقدار سے کم مہر مقرر کرنے کی صورت میں نکاح منعقد ہو جائے گا، بشرطیکہ نکاح منعقد ہونے کی دیگر تمام تر شرائط پائی جائیں۔

دس درہم سے کم مہر مقرر کرنے کی صورت میں پورا دس درہم مہر واجب ہو گا، جیسا کہ علامہ علاء الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی علیہ الرحمۃ (متوفی: 587ھ) "بدائع الصنائع" میں اس کے متعلق فرماتے ہیں: "فإن كان المسمى أقل من عشرة يكمل عشرة عند أصحابنا الثلاثة" یعنی: مہر اگر دس درہم سے کم مقرر کیا جائے تو ہمارے تینوں ائمہ علیہم الرحمۃ کے نزدیک اس صورت میں دس درہم تک مہر پورا کیا

جائے گا۔

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، کتاب النکاح، ج02، ص276، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں اس سے متعلق مذکور ہے:"(وتجب) العشرة (إن سماها أو دونها)"یعنی: مہر اگر دس درہم مقرر کیا یا اس سے کم مہر مقرر کیا، تو ان دونوں ہی صورتوں میں دس درہم مہر واجب ہو گا۔ **(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب النکاح، ج04، ص222، مطبوعہ کوئٹہ)**

(أو دونها) کے تحت علامہ سید احمد طحطاوی (متوفی: 1231ھ)"حاشیۃ الطحطاوی علی الدر"میں فرماتے ہیں:"إنما لم يجب مهر المثل في تسمية ما دون العشرة؛ لأن المهر فيه حقان، حقها وهو ما زاد على العشرة إلى مهر مثلها، وحق الشرع وهو العشرة، فإذا أسقطت حقها برضاها بما دون العشرة بقي حق الشرع، فوجب تكميلها قضاء لحقه، انتهى «نهر» مختصر" ترجمہ:"دس درہم سے کم مہر مقرر کرنے کی صورت میں مہرِ مثل واجب نہیں ہو گا، کیونکہ مہر میں دو حقوق ہیں: ایک عورت کا حق ہے اور وہ مہر کا دس درہم سے زائد مہر مثل تک ہونا ہے، جبکہ دوسرا شریعت کا حق ہے، جو کہ کم از کم دس درہم ہے۔ اب اگر عورت اپنی رضامندی سے دس درہم سے کم مہر کو قبول کرلے، تب بھی شریعت کا حق باقی ہے، لہٰذا اُس کم از کم مہر کی تکمیل ضروری ہے، تاکہ شریعت کا حق پورا ہو سکے، الخ۔ یہی بات "نہر" میں منقول ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب النکاح، باب المہر، ج04، ص167، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے:"نکاح میں دس ۱۰ درہم یا اس سے کم مہر باندھا گیا، تو دس ۱۰ درہم واجب اور زیادہ باندھا ہو تو جو مقرر ہوا واجب۔" **(بہارِ شریعت، ج02، ص65، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

مہر کی کم از کم مقدار بیان کرتے ہوئے مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمۃ فتاویٰ فقیہ ملت میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:"دس درہم کی موجودہ حیثیت دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی کے برابر جو کہ موجودہ وزن کے حساب سے 30 گرام 618 ملی گرام ہے۔"

(فتاویٰ فقیہ ملت، ج01، ص421، شبیر برادرز، لاہور)

مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمۃ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”صورتِ مسئولہ میں زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ ہو گیا۔ مہر میں تین بھر ڈیڑھ ماشہ چاندی یا اس کی قیمت واجب ہوتی ہے۔ ہدایہ میں ہے: "ولو سمی اقل من عشرۃ فلھا العشرۃ"“

(فتاویٰ بحر العلوم، ج02، ص303، شبیر برادرز، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری

26جمادی الاولی1446ھ/29نومبر2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے